اہلِ جاہلیت کا ’ایلاء‘ سال یا دو سال کہ لیہ ہوا کرتا تھا بعد ازاں اللہ تعالیٰ نہ اس کی مدت معین کر دی چنانچہ جس شخص کا ایلاء چار ماہ سہ کم ہوا وہ ایلاء شمار نہیں ہو گا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سہ روایت ہہ وہ بیان کرتہ ہیں کہ اہل جاہلیت کا ’ایلاء‘ سال یا دو سال کہ لیہ ہوا کرتا تھا بعد ازاں اللہ تعالی نہ اس کی مدت معین کر دی چنانچہ جس شخص کا ’ایلاء‘ چار ماہ سہ کم ہوا وہ ایلاء شمار نہیں ہو گا

[مجھہ (اس کہ بارہ میں) شیخ البانی رحمہ اللہ کا کوئی حکم نہیں ملا] [اسہ امام بیہقی نہ روایت کیا ہہ - اسہ امام طبرانی نہ روایت کیا ہہ - اسہ سعید بن منصور نہ روایت کیا ہہ]

ابن عباس رضی اللہ عنہما سہ مروی اس اثر سہ یہ بات معلوم ہوئی کہ اہلِ جاہلیت یعنی نبی ہ کی بعثت سہ پہلہ کہ لوگ اپنی بیویوں سہ ایک سال یا دو سال کہ لیہ ’ایلاء‘ کیا کرتہ تھہ بالکل ایسہ ہی جیسہ وہ طلاقیں بھی تین سہ زیادہ دیا کرتہ تھہ پھر جوں ہی عدت ختم ہونہ کہ قریب آتی تو آدمی اپنی بیوی سہ رجوع کر لیتا اور پھر اسہ طلاق دہ دیتا ’ایلاء‘ بھی اسی طرح تھا اور اس سہ عورتوں کو بہت زیادہ تکلیف پہنچتی چنانچہ اللہ تعالیٰ نہ میاں بیوی کہ لیہ ایک معین مدت مقرر فرما دی یعنی چار ماہ جس میں آدمی ’ایلاء‘ کرنہ والا سمجھا جائہ گا ہ جو شخص اس مدت سہ زیادہ کہ لیہ ایلاء کرتا ہہ وہ یا تو طلاق دہ دہ یا پھر اپنی بیوی سہ رجوع کر لہ اور جو چار ماہ سہ کم کہ لیہ ایلاء کر تا ہہ اس کا یہ ایلاء (شرعی) ایلاء نہیں ہو گا بلکہ یہ وہ ایلاء ہو گا جو شوہر اپنی بیوی کی تادیب اور اس کی اصلاح کہ لیہ کیا کرتا ہہ اور اس کا وہ حکم نہیں ہوتا جو (شرعی و اصطلاحی) ایلاء کا ہوتا ہہ

http://www.sunnah.global/hadeeth/ur/show/58153